پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت: ۵۰ سینٹ

۱۷ شعبان ۱۴۰۱ھ — جون ۱۹۸۱ء

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد: ۱۰ — شمارہ: ۷

پاکستان فوری طور پر امریکہ سے اسلحہ خرید سکے گا

پاکستانی فوجی ماہرین کی جماعت اس سال کے آخر میں امریکہ جائے گی

امریکی قرضے پر پاکستان ۱۴ فی صد کی شرح سے سود ادا کرے گا

بہار کے مسلم کش فسادات کے دوران خواتین کو جانوروں کی طرح ذبح کیا گیا

آج تک بھارت میں ایک بھی فرقہ پرست کو پھانسی نہیں دی گئی، جنتا پارٹی کے رہنما شہاب الدین کی پریس کانفرنس

افغان طیاروں کے حملے پر پاکستان کا افغانستان سے سخت احتجاج

اسلام آباد میں افغانستان کے ناظم الامور کو دفتر خارجہ طلب کیا گیا

ہنگامہ آرائی کے مرتکب سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی

مارشل لاء کا ضابطہ ۵۱ جاری کر دیا گیا

پیر پگاڑا مجھے مسلم لیگ کی صدارت کی پیشکش کر چکے ہیں: صدر ضیاء

میں سیاست میں قطعاً ملوث نہیں ہونا چاہتا، میں اپنے پیشروؤں کی طرح کوئی سیاسی پارٹی قائم نہیں کروں گا: پریس کانفرنس سے خطاب

سیاستدانوں اور وکلاء کو امن و امان کی صورتحال پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

سیاسی نظریات قابلِ اعتراض نہیں، سیاسی مذہب پرستی کو پسند نہیں کیا گیا

مرزا بشیر الدین کا ترجمہ قرآن ضبط کر لیا گیا

خان عبدالغفار خان نے کابل میں مرتضیٰ بھٹو کو گلے لگا لیا

الذوالفقار کے مسلح کارکنوں نے سرخ پوش رہنما کا استقبال کیا

غفار خان کو ہمارے مقاصد سے پوری طرح اتفاق ہے: پیپلز پارٹی کے ایک مفرور لیڈر کا انکشاف

برطانیہ میں پاکستانی نوجوان ڈاکٹر قریشی کا اعزاز

صنفِ نازک کی تجارت

عورتوں کی کاروبار کی ایک حقیقی خبر داستان حال ہی میں دہلی سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامے "انڈین ایکسپریس" میں شائع ہوئی ہے جس میں مسٹر اسوک سرینی کی مرتب کردہ اس رپورٹ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں تاکہ اس بے حیائی اور غیر منظم کے خلاف رائے عامہ بیدار ہو سکے۔

(ادارہ)

گزشتہ سال جب میرا تعلیمی کے سلسلہ میں مدھیہ پردیش جانا ہوا تو وہاں مجھے ایک علاقہ میں وسیع پیمانے پر لڑکیوں کی غیر قانونی فروخت کا علم ہوا۔ اس کا علم اس طرح ہوا کہ دھولپور اسٹیشن کی ایک بنچ پر تین افراد بیٹھے ہوئے آپس میں کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ ان میں سے ایک نے کہا کہ بیچ گاؤں میں اچھا مال دستیاب ہے اور وہ شخص واضح طور پر اپنے ساتھ بیٹھی ایک کم عمر لڑکی کا حوالہ دے رہا تھا جو جنوبی ہند سے تعلق رکھنے والی اس لڑکی کا خوفزدہ چہرہ اس بات کی غمازی کر رہا تھا کہ اسے زبردستی لایا گیا ہے۔ اس لڑکی کے چہرے سے عیاں مظلومیت سے میرے دماغ میں فوری طور پر یہ خیال آیا کہ یہ ستم ہمارا وہ مال ہے جس کی اس معصوم لڑکی کو ان لوگوں نے شاید چند گھنٹے قبل ہی حاصل کیا ہے۔

اتنے میں یہ تینوں دیہاتی ایک ٹرین میں بیٹھ گئے اور میں اسٹیشن سے باہر آ گیا پھر معلوم ہوا کہ بیچ گاؤں ہی پر بس گیا تھا۔ باہر آتے ہی ایک رکشہ والے سے میں نے بیچ گاؤں کے متعلق تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ دھولپور سے آٹھ کلو میٹر دور دھولپور ۔ بھرت پور سڑک پر یہ گاؤں واقع ہے۔ جو کہ خوبصورت عورتوں اور بہترین قسم کی شراب کی خرید و فروخت کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ گاؤں منڈی کی حالت سے دوچار ہے جہاں ملک کے ہر حصے سے لائی گئی لڑکیوں کو فروخت سے قبل لایا جاتا ہے۔ وہ دراصل ۱۲ سال تک کی عمر کی لڑکیاں خرید لیتے ہیں لیکن وہ لوگ بہت خفیہ اور منظم طور پر سودے بازی کرتے ہیں وہاں خریداری کے لیے صرف قابل اعتماد لوگ ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ ان لڑکیوں کو خریدنے کے لیے جمبئی اور کلکتہ جیسے دور دراز علاقوں سے آنے والوں کے علاوہ چمبل کے گاؤں میں رہنے والے افراد بھی آتے ہیں۔ وہاں مجھے پتہ چلا کہ وہاں گاؤں کی سب سے بڑی نیلامی ہر سال ہولی کے موقع پر ہوتی ہے۔ جولائی ۔ اگست کی ماہ جاری رہتی ہے انتہائی جانچ پڑتال کے بعد ہوتی ہے۔

متعلق ایک خاکہ اپنے ذہن میں تیار کر کے دہلی واپس آیا جب میں نے اپنے ایڈیٹر احمد پر تبادلہ خیال کیا تو انھوں نے فوراً کہا کہ یہ ایک عام کہانی ہوتی اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ اس کہانی سے ہم قارئین کی توجہ اس طرف مبذول نہیں کرا سکتے۔ اس کو حقیقت کی شکل دینے کے لیے ضروری ہے کہ ایسا کیا حقیقی اقدام کیا جائے جس سے کہ اس قسم کا پیشہ اختیار کرنے والوں کو منظر عام پر لایا جا سکے اور انھیں جہنم واصل کیا جا سکے۔ اور وہ صرف اسی طرح ممکن ہے کہ وہاں سے ایک لڑکی کو خرید لیا جائے۔

اس سال کے آغاز میں میں نے اس پیشہ کی کھوج لگانے کا بیڑہ اٹھایا میں نے اس تجارت میں مدھیہ پردیش کی سرحد کی نشاندہی کی۔ یہاں مجھے پتہ چلا کہ گوجر اور رہاڑ جن کی آبادی بہت زیادہ ہے لڑکیوں کی قلت سے دوچار ہیں۔ کہانی قسم کا مشن توجیہ کوئی لائق تھا۔ دولہا پانچ روپیہ کے لیے صرف تین خوش نصیب۔ ابتدائی معاملات سے چھٹکارا پا کر ایک ہفتہ کے لیے پھر میں وہاں پہنچا۔ میں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے بال بڑھائے۔ میں نے گھنی داڑھی رکھ کر رکھا کمرہ کرایہ پر لیا اور یہ ٹیکسی ڈرائیور بن کر داڑھی کے ساتھ گھنا حلیہ اختیار کیا۔ اب میں پنجاب سے آنے والا ایک شخص تھا جو لڑکی کی تلاش میں آیا تھا۔

بیچ گاؤں جانے آنے سے وہاں بہت سے دوست بن گئے۔ ان کے ساتھ ساتھ انھوں نے مجھے اس بات سے بھی خبردار کیا کہ بیچ گاؤں کے عوام کسی بھی اجنبی کے ساتھ اس قسم کے معاملات نہیں کرتے۔ جیسا اس پیشہ کی سرپرستی کرنے والے ایک بیس سالہ فرد کے ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ ہم صرف اپنے مستقل گاہکوں کا ہی اعتماد کرتے ہیں اور اس سے بھی ہو ہے یا نہیں جلتی ہے۔ میں نے خیال ظاہر کیا کہ ہند میں ان کی تجارت کے بارے میں کبھی چھان بین کی۔ بمبئی اور کلکتہ جیسے خطرناک علاقوں میں بھی ان کی تجارت زوروں پر ہے اور ان کا وہاں پورا تسلط ہے لیکن شمالی ہند میں ان کا جنوب ہند کی وجہ سے مدھیہ پردیش۔ آگرہ، شاہدرہ، کانپور، دہلی، اور مرادآباد اور شمالی ہند کے دیگر چھوٹے قصبوں میں سرگرم عمل ہیں۔

مارچ کے آخری ہفتہ میں جب میں بیچ گاؤں پہنچا، لوگ ابھی نئے آنے والوں سے اتنا مانوس نہیں ہوئے۔ میں نے ان کی دلچسپی حاصل کرنے کے لیے مجھے ان کی دلچسپی بڑھانی پڑی۔ جو بیس گز زمین پر ہے۔ ایک مخبر نے بتایا کہ دوسرا سنسنی خیز واقعہ مل سکتا ہے کہ بیچ گاؤں کے لوگوں کا دولت کمانے کا۔

کہ یہ شراب اتنی اچھی ہے کہ دہلی جیسے دور دراز علاقوں تک اس کا چرچا ہے۔ اور یہ لوگ روپیہ دور سے کھینچتے ہیں۔

اس موقع پر میں نے کئی افراد کے ایک گروپ کو گھر والوں کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ یہ علاقہ کا لیڈر ہے۔ یا پر یہ بستی کی جھونپڑیوں پر مشتمل ہے جہاں کچھ ذات کے لوگ ہیں۔ یہ لوگ لڑکیوں کی تجارت میں بہت اہم رول ادا کرتے ہیں۔ میں جب بیچ گاؤں میں نے دیکھا کہ وہاں بہت سی لڑکیاں ہیں اور خریدار انھیں حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرے ہمراہ ٹرکے دوست نے بتایا کہ راجستھان پولیس کے حرکت میں آجانے کی وجہ سے گزشتہ چند ماہ سے لڑکیوں کی خرید و فروخت بند ہو گئی ہے ہم اب صرف شراب تیار کرتے ہیں اور ہم نے پولیس سے وعدہ کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہاں سب سے زیادہ بااثر شخص سرپنچ لال ہے۔ وہ راجستھان کا رہنے والا ہے۔ اس کے بعد سے بیچ گاؤں کی سرگرمیوں میں بہت زیادہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ سفر میں پیدا جانے کے لیے راستہ میں سرپنچ لال کی حویلی پڑتی تھی۔ جہاں راجستھان پولیس پہرہ دیتی ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ اگر میں صوبے کا مقصد کسی بھی لڑکی کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ یہ خرید نے جاؤں تو مجھے دھوکہ سے دو چار ہونا پڑے گا۔

مجھے تعجب ہوا کہ جسم فروشی کرنے والے سے کبھی میں نے اپنا مقصد ظاہر کرتے ہوئے معلوم کیا کہ کیا اس قسم کا کام بن سکتا ہے؟ تو انھوں نے ایسا ہی اظہار کیا کہ دنیا میں کیا چیز ممکن نہیں ہے لیکن وہ تھوڑی دیر کے لیے پیسہ کمانے کا انداز اختیار کرتے تھے اور آدھی رقم پیشگی مانگتے تھے۔

دھولپور میں میرا واسطہ ایک دکیل کے کلرک سے پڑا۔ جس نے مجھے کچھ مختلف لڑکیوں کی تصاویر دکھا کر کہا کہ آپ کو جو پسند ہو اسے چن لیں۔ ان تمام تصاویر کی پشت پر بہت واضح طور پر ان کی قیمتیں لکھی ہوئی تھیں جو ساڑھے تین ہزار سے آٹھ ہزار تک تھیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان تصویروں میں سے ایک تصویر والی لڑکی کو جسے میور کے قریب ایک جگہ سے لایا گیا ہے گجرات کی لڑکیاں اپنے پرکشش چہرے اور جسم کے لیے بہت مشہور ہیں اور اسے صرف ساڑھے سات ہزار میں خریدا جا سکتا ہے لیکن اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ جس کو میں لینا چاہ رہا تھا وہ خیالی بھی اسد شہ ...

کے پچ ہزار روپے مانگ رہا تھا۔

چند روز کے بعد میں دھولپور لوٹ آیا۔ ایک رکشہ والا مجھ سے واقف ہو گیا تھا پوچھنے لگا کہ "سلام" ہو گئی۔ آکیا صاحب کام ہو گیا؟ میں نے اسے وعدہ کیا کہ اگر اس نے میری مدد کی تو میں اسے انعام دوں گا۔ وہ مجھے دھولپور اسٹیشن کے قریب گزارتے کے پیچھے لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا رکشہ والا میرے پاس آیا اور مجھ سے اپنے ساتھ ...

انصاف پسندی کا تقاضا ہے کہ فراخدلی سے تسلیم کیا جائے کہ ہم ہندوستانی شہریوں کو وہ بہت سی مراعات اور آزادیاں حاصل ہیں جن پر دنیا کا کوئی بھی جمہوری ملک فخر کر سکتا ہے۔ اور جب کبھی ہماری ان آزادیوں کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی یہاں کے عوام نے اپنے حکمرانوں کو مسترد کر کے کرسی سے اٹھا پھینکا۔ لیکن اسی کے ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کرنا چاہیے ان آزادیوں کا استعمال زندگی کے بعض ایسے شعبوں میں بھی دھڑلے سے ہو رہا ہے جن پر جمہوریت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ مثلاً صنعت کو اس بات کی آزادی ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کو ناجائز طور سے لاکھوں روپے بھی ادا نہ کرے فیکٹریاں لگسائیں اور اگر فیکٹری ناکام ہو جائے تو مارو تی کی طرح اس کو سرکاری ملکیت میں لے لیا جائے۔ اقتصادی میدان کے علاوہ بعض سماجی معاملات میں بھی ایسی آزادیوں کو فروغ دیا جا رہا ہے جن کو ہم بے حیائی کہیں گے۔ یہ خبر یہ تو وہ آزادیاں ہیں جو جدیدیت کی پیداوار ہیں۔ یہاں پر لوگوں کو بعض ایسی آزادیاں بھی حاصل ہیں جو زمانہ جاہلیت کی پروردہ اور جدید دنیا کے لیے باعث شرم ہیں مثلاً یہاں آج بھی انسانوں کو غلام بنایا جاتا ہے جس کا ایک زندہ ثبوت ابھی حال ہی میں دہلی کے قریب بھی ملاحظہ فرمائیے۔ ہمارا گزشتہ شمارہ، اسی طرح یہاں عورتوں کی خرید و فروخت کا رواج بھی ٹھیک اسی طرح ہوتا ہے جس طرح صدیوں پہلے بازاروں کا ہوتا تھا۔ بعض لوگ تو باقاعدہ عورتوں کی خرید و فروخت سے ہی روزی کماتے ہیں۔ یہاں عورت کو ایک شب کے لیے بھی خریدا جا سکتا ہے اور تمام زندگی کے لیے بھی۔

بیٹھنے کو کہا۔ وہ مجھے ایک بوڑھے کے پاس لے گیا جس نے مجھ سے کہا کہ میں کل صبح مورینہ جانا

اسٹیشن پہنچ جاؤں میں تقاضے کے لیے چار ہزار روپیہ میں ایک خوبصورت لڑکی کا انتظام کر سکتا ہوں۔ لیکن بیکار میں بہت سے لوگوں کے پیچھے پڑ نے سے بچنے کی خاطر جو ۲۳ اپریل کو جب میں بس اسٹینڈ پر ایک جگہ اس بوڑھے کا انتظار کر رہا تھا جس نے ملاقات کرنے کے لیے کہا تھا۔ وہ اپنے پیچھے ایک دوسرے آدمی کے ساتھ آیا اور مجھے موٹر سائیکل پر بٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا دھولپور کی طرف دس کلومیٹر جانے کے بعد ہم لوگوں نے موٹر سائیکل چھوڑ دی اور تقریباً دو کلومیٹر پیدل چل کر ایک کچے جھونپڑے تک آئے جہاں مجھے تین لڑکیاں دکھائی گئیں سب سے چھوٹی لڑکی جو کافی خوبصورت تھی اور سولہ سال کی رہی ہوگی مجھے دکھائی گئی جس کی قیمت آٹھ ہزار روپیہ تھی دیگر دو بیس سال کے اندر تھیں۔ چار ہزار روپیہ میں دے کر حاصل کی جا سکتی تھیں مجھے یقین دلایا گیا کہ یہ بہت اونچی ذات کی ہیں اور بہتر گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں لیکن زیادہ قیمت پر جب میں نے اعتراض کیا تو ان لڑکیوں کا مالک غصہ سے پاگل ہو گیا اور اس نے چیخ کر کہا کہ تم کو دو ہزار روپیہ میں چاہیے تو رنڈی ملے گی۔ مجبوراً میں نے وہ لڑکی لینے کی خواہش ظاہر کی جو خوفزدہ ہو گیا اور خاموشی اختیار کر لی۔

اگلی صبح مجھے مورینہ میں پرانی جگہ پہ جانا پڑا مورینہ کے دو گاؤں میں مجھے دو لڑکیاں دکھائی گئیں۔ جہاں میں ٹھہرا ہوا تھا اور اس سے پیشتر وہ بار وہاں آ چکا تھا لیکن وہاں ریاستی حکومت کے ایک نوجوان صحافی کی وجہ سے پولیس کا زبردست پہرہ تھا جس کی وجہ سے معاملہ ایک بار پھر کھٹائی میں پڑ گیا اور کام نہ بن سکا۔

اسی دن میں جیسے وہ ایجنٹ مایوس ہو چکا تھا ۲۵ اپریل کو انہیں کی ایک کرن جاگی کچھ لوگ جن کو میں پہچانتا نہیں تھا اس دن میرے پاس آئے اور کہا کہ آج مورینہ ایک لڑکی کو دیکھنے چلنا ہے۔

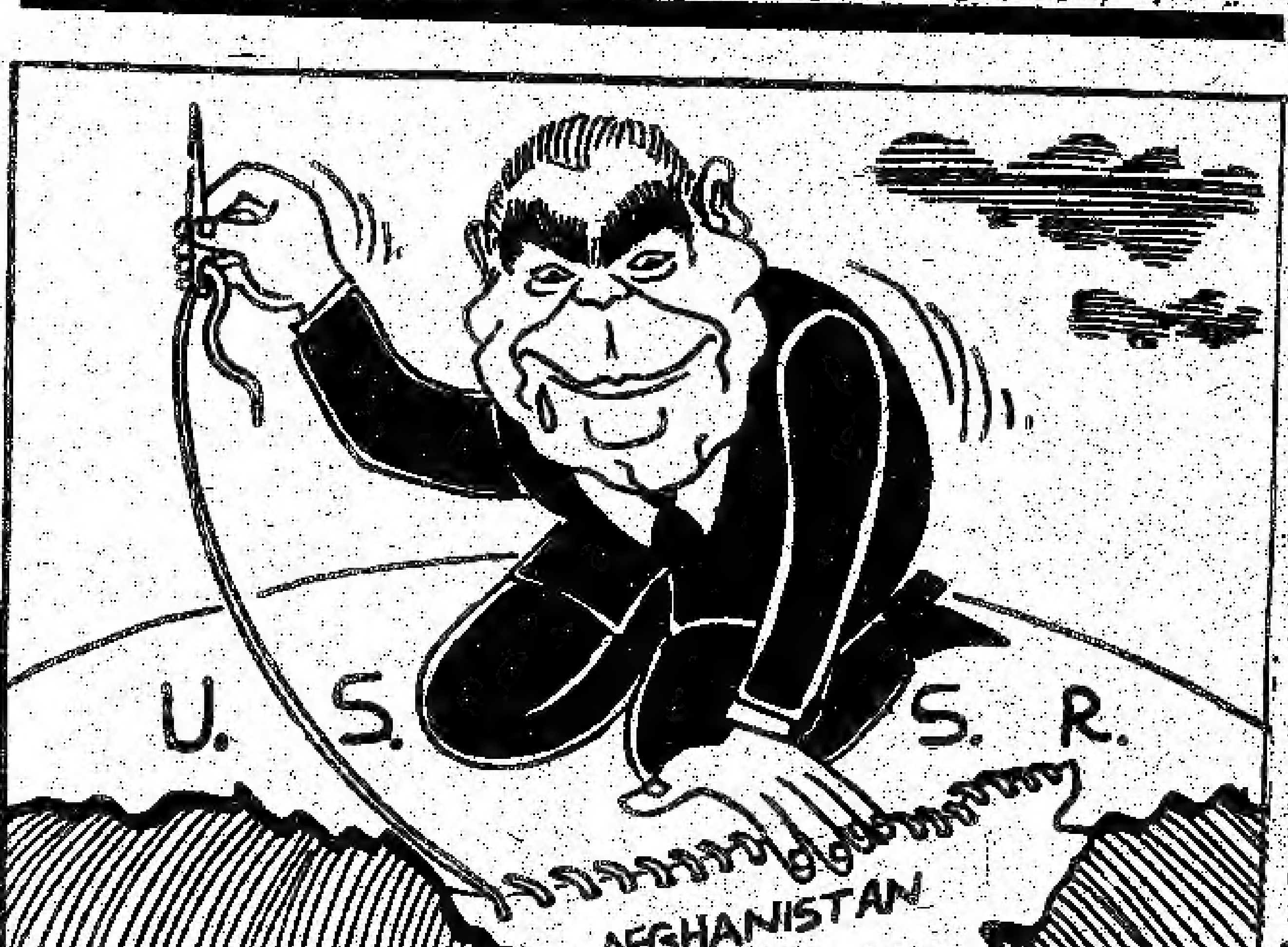
بعد میں ... نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں دھولپور بس اسٹینڈ پر پہنچ جاؤں وہاں پہنچنے کے بعد مجھے ایک دکشن قریب کے ایک گاؤں لے جایا گیا اور اس عورت کو دکھایا گیا جسے میں نے آخرکار خرید لیا۔ تین سخت گیر آدمی جو مجھ کو دیکھ کر بے وجہ موت کا خوف طاری ہو گیا تھا ایک لڑکی کو اندر سے لے کر آئے ان میں سے ایک آدمی بندوق پر دار رکھا انھوں نے لڑکی کو زمین پر بٹھا دیا اور ایک

شخص نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے سے نقاب اٹھائی۔ وہ بہت خوف زدہ تھی اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے مجھے بتایا گیا کہ یہ لڑکی بیس سال کی ہے اور اس کو تین ہزار میں خریدا جا سکتا ہے میں نے اس لڑکی کو بمشکل تھوڑا کیا۔ اس لڑکی نے کہا کہ مجھے ایک جگہ کیوں نہیں رکھتے سمجھ کر مجھے پر ہزار آگرہ اور دھولپور لے جاتے ہو۔

پہلی ادائیگی کے طور پر میں نے دو ہزار تین سو روپئے ادا کیے اور ساتھ دہلی لے جانے کے اخراجات بھی مجھے ہی برداشت کرنا تھے۔ مورینہ سے جو دلال میرے ساتھ آیا تھا وہ سو روپیہ کا اپنا کمیشن لے کر فوراً غائب ہو گیا معاملہ طے ہوا کہ جب میں ایک ہزار روپیہ دے دوں گا تو لڑکی مورینہ اسٹیشن پر رات کو مجھے دی جائے گی۔

گزشتہ شب میں نے ایک ہزار روپیہ ایک شخص کے حوالہ کر دیے۔ جو میرے لیے قطعی اجنبی تھا تاہم اس نے کہا کہ آپ کی رقم محفوظ ہے مجھے کچھ فاصلہ پر بیٹھی لڑکی کو کھڑا ہوا دیکھا لیکن یقین دہانی کے بعد کہ لڑکی مجھے نئی دہلی اسٹیشن پر مل جائے گی نصف شب میں میں ٹرین میں چڑھ گیا۔ علی الصبح جب میں اپنے کمپارٹمنٹ سے باہر آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ لڑکی کملا ایک دوسرے شخص کے ساتھ ہے مجھے فوری طور پر زبردست دھکا پہنچا جب سے لڑکی مجھے دکھائی گئی تھی تب سے یہ آدمی بار بار اندر باہر آ جا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو جائے۔ میں نے فوراً بقیہ تیرہ سو روپیہ بھی ادا کر دیے۔ وہ آدمی کملا کو اسٹیشن کے باہر میری ٹیکسی تک لایا۔ اس نے لڑکی کو ٹیکسی میں دھکیلا اور کہا کہ فوراً اختیار کر دو میں ابھی آیا۔ لیکن وہ پھر واپس نہیں لوٹا۔ چند منٹ میں میں اپنے گھر پہنچ گیا۔ جب کملا نے میری بیوی کو بتایا کہ اس نے گزشتہ تین دن سے کچھ نہیں کھایا ہے تو میری بیوی فوراً اس کے لیے کھانا لے کر آئی کملا نے بتایا کہ مجھے روزانہ زدوکوب کیا جاتا تھا۔

جیسے ہی میں نے اپنے ایڈیٹر کو یہ بتانے کے لیے کہ میں کملا کو خرید کر لے آیا ہوں ٹیلی فون کیا تو کملا کے ہاتھ سے پیالی گر گئی اور چائے چھلک کر اس کی ساڑی پر گر گئی۔ دراصل کملا ٹیلی فون کی گھنٹی سے خوفزدہ ہو گئی تھی کیونکہ اس سے پہلے اس نے کبھی ٹیلی فون نہیں دیکھا تھا۔



چینی وزیراعظم کا دورہ پاکستان علاقے کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے ۔ صدر ضیاء

دورے کے دوررس اثرات مرتب ہونگے ۔ علاقے کے امن کو لاحق خطرات سے چین پوری طرح باخبر ہے تمام امور پر ہماری رائے یکساں ہے ۔ وزیراعظم ژاؤ ژیانگ کے دورہ کے اختتام پر پریس کانفرنس

چین پاکستان کا آزمودہ اور قابل اعتماد دوست ہے

دونوں ملکوں کے اعتماد اور دوستی کو مزید تقویت ملی ہے ۔ عوام جب تک ملک کیلئے سب کچھ قربان کرنے کا عزم نہیں کرتے پاکستان خطرات میں رہے گا

[illegible]

پاکستان کے لئے ایف ۱۶ طیارے

[illegible]

جنرل اعجاز عظیم کو فوج سے ریٹائر کیا جا رہا ہے

[illegible]

اداکار محمد علی کو رہا کر دیا گیا

[illegible]

نوابزادہ ولایت علی خان انتقال کر گئے

[illegible]

مقتول صدر کی بیوہ کیلئے مکان اور پنشن

[illegible]

ہاکی ٹیم کیلئے گول کیپرز کا اعلان

[illegible]

طیارہ اغوا کرنے والے کا ساتھی گرفتار

[illegible]

تمام لیبر اتاشیوں کے عہدوں میں تبدیلی

[illegible]



[illegible]

پاکستانی حاجیوں کیلئے مکہ اور مدینہ میں رہائش کے خصوصی انتظامات

حکومت سعودی عرب نے منیٰ میں تیس دن قبل خیمے لگانے کی اجازت دے دی ، گروپ لیڈر مدینہ میں رہائش کا انتظام کریں گے

[illegible]

میڈیکل مشن میں ڈاکٹروں کی تعداد بڑھا کر ۲۰ کر دی گئی

حجاج کو جدہ ایئرپورٹ سے براہ راست مکہ پہنچانے کا منصوبہ

[illegible]

سندھ کے ۳۰ فنکاروں، شاعروں اور مصنفوں کیلئے وظائف کا اعلان

[illegible]

امریکہ مخلص نہیں ہے : برژنیف

[illegible]

پاکستان عالم اسلام کو فنی معلومات

[illegible]

بہادر یار جنگ اسلامی اتحاد و اخوت کے عظیم علمبردار

مرحوم نے برِّ عظیم کے مسلمانوں کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا





تحریر: شاہد رزاقی

قیام پاکستان سے پہلے دس سال کا زمانہ اسلامی ہند کی تاریخ کا بہت نازک اور نہایت اہم دور تھا اور نواب بہادر یار جنگ اس دور کے ایک عظیم ترین رہنما تھے۔ مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن کے قائد، ریاستی مسلم لیگ کے بانی و صدر، کل ہند مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما، اسلام کے مبلغ اور اسلامی نظریہ حیات کی تجدید کے علمبردار کی حیثیت سے انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی جو گراں بہا خدمات انجام دی ہیں وہ مسلمانوں کی تحریک آزادی کی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں اور ان کی بدولت بہادر یار جنگ نے حیات جاوداں حاصل کر لی ہے۔

بہادر یار جنگ کا نام محمد بہادر خان تھا۔ [illegible]

[illegible]



۱۹۴۱ء میں نواب بہادر یار جنگ کے دورہ گلبرگہ کے موقع پر۔ نشستہ: [illegible] نواب بہادر یار جنگ، جناب شاہد رزاقی اور عثمان صحرائی۔ ایستادہ: عبدالودود، احمد حسین سہروردی، عبدالصمد سراج الدین، محمد باقر

(عکس از گلبرگہ)

پولنگ بکس کی سیل ٹوٹ گئی اور وزیر اعظم کا بیٹا جیت گیا

ووٹروں پر پولیس کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک، راجوگندھی کے پولنگ اسٹیشن پر لاٹھی چارج

۴ نشستوں پر ضمنی انتخابات، اندرا گاندھی کی مقبولیت کا امتحان

[illegible]

بریگیڈیئر عثمان خالد کے بچوں کا سوال

لارڈ کیرینگٹن نے درخواست مسترد کر دی

لندن ۔۔۔۔ [illegible]

[illegible]

اردو کے چھ ادیبوں کو غالب ایوارڈ دیئے گئے

جلد ہی غالب کے اشعار کا عربی ترجمہ کیا جا رہا ہے

[illegible]





اسلام آباد ۔۔۔۔ [illegible]

[illegible]

پندرہ روزہ

الہلال

نوراسٹولینڈ

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

سنو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

سنسر شپ ۔ ہلاکت ہو چکی ہے!

وزیر اطلاعات و نشریات کی طرف سے اخبارات کو اس ہدایت کا ذکر اس لیے بھی قابل توجہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں جالیہ فیرنگی دورے میں انہوں نے لندن میں یہ فرمایا تھا کہ پاکستان میں سنسر شپ کی پابندیاں جدید رسم کی جا چکی ہیں۔ لیکن ہمارا ذاتی تجربہ ان کے اس ارشاد سے مطابقت نہیں رکھتا۔ الٹ ہے ہی سمجھ۔ سارے اخبار کو سنسر کرانے کے حق میں ہو گئی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ ان کی وجہ سے کل اسے تدوین کر اخبار چھاپنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اور اب حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اس اخبار کے مدیر کو معاملہ براہ راست صدر مملکت، گورنر پنجاب اور وزیر اطلاعات تک ذاتی علم میں لانا چاہیے کہ اس کے ساتھ پنجاب میں سنسر حکام کا رویہ اس وقت بے لچک اور مشکل ہو گیا ہے کہ اخبار کو بلارکاوٹ شائع کرنا ممکن نہیں رہا۔ اس لئے وہ خود گرم ذاتی مداخلت فرمائیں تاکہ ہم سلسلہ اشاعت جاری رکھنے کے قابل بن سکیں۔

مکمل سنسر شپ سے وہ مقاصد کس حد تک پورے ہو رہے ہیں، جن کی خاطر یہ اہتمام ضروری سمجھا گیا تھا۔ اور گزشتہ سال سے قابل عرصہ گزر جانے کے بعد جاری رکھا جا رہا ہے اس کا جواب تو ارباب حکومت ہی دے سکتے ہیں، لیکن جہاں تک نظریۂ پاکستان کے منافی یا عریاں اور فحش مواد کا تعلق ہے، وہ تو مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اور اس معاملے میں سنسر کا قینچی کم دیکھ رہی ہے، جو قلم سنسر لیڈ سے پاس ہونے والی تمام مواد دونوں بد دیانتی یا بدمعاش سے بعید نظروں کو ہے بہتر شپ سے اصل مشکل اخبارات کی روزمرہ کارکردگی میں پیدا ہوئی ہے، اور فوری قارئین اور معاشرے کے ساتھ خود حکومت کے حصے میں آ رہا ہے۔ عام لوگوں کے بعض اہم اور بنیادی خیالات و حساسات تشنۂ اظہار رہ جاتے ہیں اللہ اصل حالات و حقائق ارباب حکومت کے سامنے بھی نہیں آتے۔ اس لیے ہم تو یہی گزارش کریں گے کہ بہت ہو چکی اب سے سنسر شپ کو بتدریج نرم کرنے کی بجائے بعض رعایتوں کا اعادہ کرنے کے بجائے اسے بلاتاخیر یکسر ختم کر دیا جائے اور اخبارات اور حکومت میں جس ضابطہ اخلاق پر عرصہ ہوا اتفاق ہو چکا ہے اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور

اھلاً وسھلاً مرحبا

دنیا کے مشہور پاپ گلوکار کیٹ اسٹیونز نے اسلام قبول کر کے موسیقی کی دنیا کو خیرباد کہہ دیا ہے اور اپنے تمام آلات موسیقی اور یادگاریں غریبوں کی امداد کے لیے خیراتی نیلامی میں فروخت کر دیں جیسی۔ جب یہ نیلامی ہو رہی تھی تو مسٹر کیٹ اسٹیونز اپنی املاک کے اس نیلام میں خود شریک نہیں تھے بلکہ وہ اس وقت لندن کی ایک مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے۔ مسٹر کیٹ اسٹیونز کا نام یوسف اسلام ہے۔

یہ خبر معاصر عزیز جنگ نے اپنے لندن کے نمائندے کے حوالے سے شائع کی ہے۔

یہ خبر باعث مسرت بھی اور بصیرت افروز بھی اسے ہم ایک معجزے کا سلسلہ بھی سمجھتے ہیں اور وہ معجزہ یہ ہے کہ اللہ اپنے دین کی حفاظت کے وعدے کی تکمیل کا اہتمام کس کس طرح کرتا ہے۔ کہاں کہاں سے اور آبادی کے کن کن طبقات سے اپنے دین کی حفاظت کرنے والے نئے پرجوش اور جذبے والے کارکن اٹھاتا ہے۔ ذرا اس خبر کو اس پس منظر میں دیکھیے کہ جس موسیقی سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے بندوں کو دور رکھنے کی کوشش کی اس موسیقی کا زہر مسلمانوں کے معاشروں کے ثقافتوں میں گہرائی تک اتر چلا جا رہا ہے اور رات کے کسی بھی حصے میں ریڈیو سے عالمی نشریات سننے کی کوشش کیجیے تو دنیائے اسلام میں قائم ریڈیو اسٹیشن اعصاب شکن موسیقی نشر کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض مسلم معاشروں میں علماء کی صف میں بھی موسیقی کے سرپرست بھی میسر آگئے ہیں۔ اور اس پوری کیفیت کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا اسلام میں موسیقی کے بارے میں امتناع اور گریز کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

مسلمانوں کی اس کمزوری پہ تنبیہ اور تہدید کے لیے مغرب کے ایک معاشرے میں جو اسلامی دنیا کے معیارات کے مطابق ضلالت و گمراہی کے اندھیروں کا اسیر ہے اللہ نے ایک ایسے فرد کا انتخاب کیا جو لہو و لعب اور موسیقی گزیدہ طبقہ آبادی کا سب سے ممتاز فرد تھا۔ اور موسیقی کی طرف لوگوں کو کھینچنے کا سب سے مؤثر ذریعہ تھا خود آج کا مقبول ترین موسیقی کا سب سے بڑا موسیقار تھا۔ اللہ نے اسے توفیق دی کہ وہ ضلالت و گمراہی کے اس ماحول کا مرکز اور محور ہو کر بھی قبول اسلام کا اعلان کرے اور موسیقی کی دنیا کو خیرباد کہہ کر اور آلات موسیقی نیلام کر کے دنیا کو یہ باور کرائے کہ یہ اللہ کی ہدایت کا راستہ نہیں بلکہ اخلاق دنیوی کی آلائشیں ہیں۔ اور جنہیں صراط مستقیم پر استقامت سے پیش قدمی کرنی ہو انہیں ان آلائشوں سے نجات پا کر اور اپنے کیریئر اور شہرت سب کو قربان کر کے عقیدے سے اپنی وابستگی کا برملا اعلان کرنا چاہیے۔

معجزہ یہ بھی ہے کہ اس سب کی توفیق کسی مسلم معاشرے کے کسی موسیقار کو نہ ہوئی کہ مبادا کسی کو یہ گمان ہو کہ اس کے اندر دقیانوسیت جاگ گئی اور اس کی ذات کے اندر سویا مذہبی تعصب بیدار ہو گیا۔ اللہ نے جرأت کا یہ مظاہرہ ایک ایسے فرد سے کرایا جس کے بارے میں یہ سب باتیں نہیں کہی جا سکتیں جو پہلے سے مسلمان نہیں تھا اور اس طرح یہ معجزہ دکھا کر اللہ نے طوفان لہو و لعب میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو بتا دیا کہ جرأت و استقامت کا یہ راستہ تمہاری میراث تھا جس پر چلنے سے تم گریزاں ہو۔ مسلمان اگر شعائر اسلامی کی حرمت برقرار نہ رکھیں گے تو رجحت نہ جائے گا اللہ کفر کو کرے گا۔ اپنے دین کی حفاظت منتقل کرے گا۔ اور اللہ نے یہی بتایا ہے کہ اس کے دین میں آج بھی اتنی کشش ہے کہ وہ علیحدگی کی تمام کششوں پر غالب آ کر انسان کو ان کے شکنجے سے نکال سکتی ہے۔ یہ فرسودہ نہیں ہوا ہے بلکہ آج بھی اسی کشش اور تابانی پر قرار ہے۔

یہ معجزہ اس فرمان الٰہی کی صداقت کی گواہی ہے کہ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ (الحشر) ۔۔۔۔۔ (ترجمہ) اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے۔ ہم سعادت قبول اسلام کو جناب یوسف (اسٹیونز) کے لیے اللہ کا انعام سمجھتے ہیں اس بخشش خداوندی پر خدا کا شکر بجا لاتے ہیں اور جناب یوسف کو اس پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے امت مسلمہ کی صفوں میں ان کی شمولیت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اہلاً و سہلاً مرحبا۔

روزنامہ جسارت کراچی

ثنائے محمد ﷺ

عبدالعزیز خالد

کروں کیوں نہ خالد میں ذکر محمد ؟
قسم طور سینین والتین والزیتون و شہر امین کی
پیمبر یٰس کی
کتاب مبین کی
ولا الضالین کی
میں محو وجود محمد ﷺ ہے حد و بے نہایت
سراپا اسلام و صلاح و فلاح و نجاح و نجابت
امین خدا ہے وفا اس کی خصلت
حیا اس کی فطرت
ہے وہ صاحب تاج و معراج و سلطان برہان و حجت
نشاں اس کا الیفلمے بیان و صدق بیان اور امانت
وہ امی خزینہ علوم لدنی کا ہے جس کا سینہ
نہیں جس کو حیرت بریں پر پہنچنے کو درکار زینہ
ہے ثریا افلاک میں جس کا اشرف بقیہ سفینہ
شمیم گل تر کو شرمائے جس کا پسینہ
غلامی پہ جس کی کریں فخر جمشید و باج و ستیہ
جو مرفوع و مشفوع سلطان صدق و صفا مرد میدان
فقر و غنا ہے
محرم گنج دو عالم حسین و تمکین و متین و حسین و متقین کی
نبوت کے حصن حصیں کی
دیار عرب کے نگار حسیں کی
ملی رحمتی جس کو علم و یقیں کی
سرافرازی بخشی نہیں جس نے دنیا و دیں کی
دی ارباب معنی کو تعلیم قول رزیں کی
بیان رہیں کی، بلاغ مبیں کی
جو سنتا ہے فریاد دل ہائے زار و نزار و دل فگار و حزیں کی
امانت میں جس نے خیانت نہیں کی
شہادت ہے یہ آسمان و زمیں کی
گواہی ہے درج زمانہ کی، فرخ الامیں کی
ہیں یوم منشور و مشہود و مولود و موعود محمود کا
اس نے عرفان بخشا
ہوا ہے نہ ہو گا کوئی صاحب عدل و ارشاد اس کا
سحر گاہ تخلیق سے تا شامگاہ قیامت
امام بنی نوع انساں
فروغ نگاہ زمان و مکاں ہے ضیائے محمد
سلام آسماں کا زمیں کو سنائے محمد
کمال سخن ہے ثنائے محمد
مرا دل ہے مشغوف حب محمد
پہ نشر عواطف، بہ حصر معارف، بہ ذکر محامد



نور بصیرت

میاں عبدالرشید

شیخ چلی

مشہور ہے ایک بار شیخ چلی درخت کے اسی ٹہنے کو کاٹ رہا تھا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص پاس سے گزرا۔ اس نے کہا: شیخ صاحب نیچے گر جاؤ گے۔ شیخ صاحب نے پرواہ نہ کی۔ اور اپنے کام میں لگے رہے۔ بالآخر ٹہنے کے ساتھ زمین پر آ رہے۔ کپڑے جھاڑ کر اس شخص کے پیچھے دوڑے اور اسے جا لیا۔ پھر اس کے پاؤں پکڑ کر کہنے لگے: آپ تو بہت پہنچے ولی ہیں۔ آپ کو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ میں نیچے گر جاؤں گا۔

شیخ چلی کی کہانی ختم نہیں ہوئی۔ آج بھی ہم میں سے اکثر لوگ اسی کام میں مصروف ہیں۔ مگر سمجھتے نہیں۔ مثلاً نوجوان اپنے خاندان کی کمائی پر پلتے ہیں۔ اپنے خاندان کی نیک نامی اور نیک شہرت کے سہارے ترقی پاتے اور آگے بڑھتے ہیں۔ مگر اپنی حرکتوں سے اسی خاندان کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔ کیا یہ وہی بات نہیں کہ آدمی جس ٹہنے پر بیٹھا ہو، اسی کو کاٹنے کی کوشش کرے!

اسی طرح پاکستان نے ہمیں تحفظ دیا ہے۔ ہمیں عزت دی ہے۔ کمائی کے ذرائع دیئے ہیں۔ مگر ہم دن رات اس کی جڑیں کاٹنے میں لگے رہتے ہیں۔ اس کی برائی کرتے ہیں۔ اس کی تضحیک کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر رشوت، بددیانتی، چور بازاری، بے انصافی اور ظلم سے اس کی جڑیں کاٹنے میں لگے رہتے ہیں۔

اسی طرح اسلام نے ہمیں عزت دی ہے۔ ایمان کی دولت دی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی جلیل القدر ہستی کے امتی ہونے کا شرف دیا ہے۔ مگر ہم دن رات اپنے عمل سے اسلام ہی کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کی تضحیک کرتے ہیں۔ اپنے عمل سے اسلام کی شہرت اور نیک نامی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے لیے آزردگی کا باعث بنتے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

• بہترین ایمان یہ ہے کہ لوگ تم سے امان میں رہیں، اور بہترین اسلام یہ ہے کہ لوگ تمہارے ہاتھ اور زبان سے محفوظ رہیں۔

• میری امت کا ہر فرد اچھی طرح نماز ادا کرے اور حق سے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

تازہ بہ تازہ ○ نو بہ نو

رفیع الدین ہاشمی ڈاکٹر ہوگئے

یہ خبر علمی و ادبی حلقوں میں انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اس ماہ کے اوائل میں پنجاب یونیورسٹی نے



ممتاز ادیب اور اقبالیات کے اسکالر جناب پروفیسر رفیع الدین ہاشمی کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کر دی ہے۔ پروفیسر ہاشمی نے یہ ڈگری کے لیے "تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ" کے موضوع پر مقالہ تحریر کیا تھا۔

واضح رہے کہ پروفیسر ہاشمی نے مختلف علمی و ادبی موضوعات پر اب تک کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے خصوصاً اقبالیات کے سلسلے میں "خطوط اقبال" اور "کتابیات اقبال" کو خاص امتیاز حاصل ہوا ہے۔

مسلم لیگ کے ... ترتیب دیے جا رہے ہیں۔ اگر مقتدرہ کیے انہیں درج ذیل افراد کے بارے میں تمام ضروری معلومات درکار ہیں۔ اور یہ بھی کہ اگر یہ حضرات بقید حیات ہیں تو ان سے کس پتے پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ بقید حیات نہیں تو ان کی تاریخ وفات وغیرہ۔

1. وحید اللہ، سیکرٹری ویلفیئر مسلم لیگ۔
2. حسین ملک، صدر علی۔ مسلم لیگ
3. حکیم اسرار احمد کریوی، مصنف
4. محمد علی میانہ
5. محمد عاشق وارثی، ... کمیٹی کلکتہ ... مسلم لیگ۔
6. محمد علی چائے والا ...

اسلامک کلچر کا اشاریہ

حیدرآباد دکن سے نکلنے والے سہ ماہی علمی و تحقیقی مجلہ "اسلامک کلچر" کا حال ہی میں ایک مصنف وار اشاریہ مرتب ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس اشاریہ کے ذریعہ یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مجلہ میں ۱۹۲۷ء اور ۱۹۷۶ء کے درمیان کس کس مصنف کے کون کون سے مقالات شائع ہوئے ہیں۔

واضح رہے کہ "اسلامک کلچر" ۱۹۲۷ء سے حیدرآباد دکن سے نکل رہا ہے ...

مقتدرہ کا ٹائپ رائٹر

مقتدرہ قومی زبان کی کوششوں سے اردو کلیدی تختہ والا پہلا ٹائپ رائٹر تیار ہو گیا ہے اس کی چند مشینیں نمائش کے لیے



چوہدری نے تیار کر کے دیا ہے امید ہے کہ یہ ٹائپ رائٹر حتمی آخری منظوری کے بعد عام طور پر تیار ہونے لگے گا۔

"ردِ کفر"

بالآخر اردو ادب میں آزاد غزلوں کا ایک پہلا مجموعہ "ردِ کفر" مدراس سے شائع ہو گیا ہے۔ اس میں علیم صبا نویدی کی آزاد غزلیں شامل ہیں۔ واضح رہے کہ چند سالوں سے شعری دنیا میں آزاد غزلوں کے تجربے کیے جا رہے ہیں۔ اس تجربے کے امام مظہر امام تھے لیکن ایک ...

حادثۂ ارتحال

انعامات

بھارت کے مہمان شعراء

"بین السطور" شائع ہوگیا

پہنچی وہیں پہ خاک ......

علمی تعاون کیجیے

قمر عباس ندیم

بندر کی دم

احمد ہمیش

ڈیڈ یوآرٹسٹ

سید کی چھڑی

پروین شاکر اور فہمیدہ ریاض

علمی بے قدری

مجید امجد ایوارڈ

ملتان میں اردو شاعری

شہر سدا رنگ

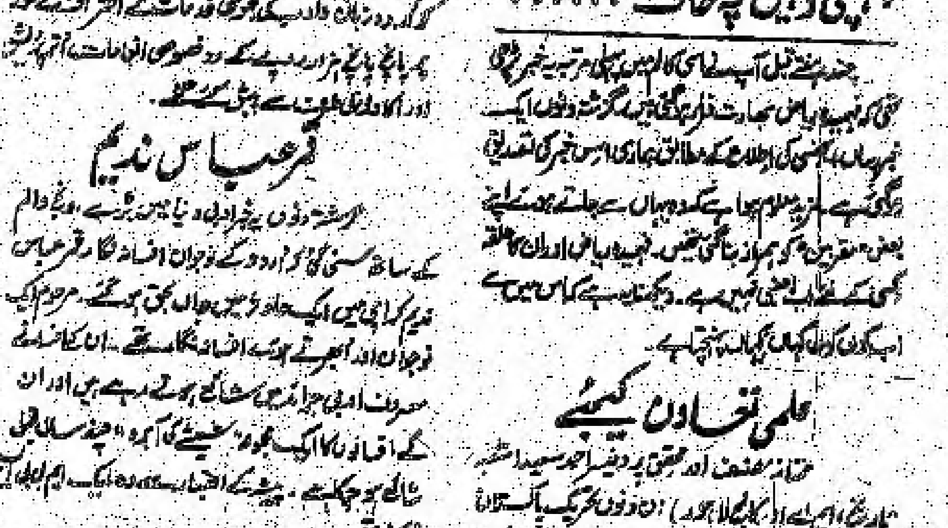
کا غذی بیٹری ... بانو قدسیہ

خود ستائی ...

ثاقب وفراز

احمد فراز بحال کر دیے گئے

غزل



حیدرآباد ... منعقدہ مشاعرہ ... کلام سنا رہے ہیں ...



"میری شرافت میری شاعری میں رکاوٹ نہیں بنتی"

احمد ندیم قاسمی خود اپنی شاعری کے بارے میں کہتے ہیں

میری شاعری کا آغاز جس نظم سے ہوا یعنی میری پہلی نظم جو چھپی، وہ مولانا محمد علی جوہر کی موت کے بارے میں تھی۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ میرا ماحول اور میری تربیت کیسی تھی۔ یہ نظم میں نے چودہ پندرہ سال کی عمر میں لکھی تھی۔ اس کے بعد جو ابتدائی دور کی شاعری ہے وہ زیادہ تر قدرتی مناظر اور فطرت کے حوالے سے ہے کیونکہ میں دیہاتی علاقے سے تعلق رکھتا تھا اس لئے مناظرِ قدرت سے براہ راست متاثر ہوتا تھا۔ ان مناظر کا انسان سے جو رشتہ ہے اس کے مدِ نظر میں شاعری کرتا تھا۔ کسان کا زمین سے، دھوپ سے، بادل سے، بارش سے کیا، مجموعی طور پر فطرت سے جو تعلق ہوتا ہے وہ اس دور کی نظموں میں نمایاں ہے۔ رومانی تجربے بالکل چھا نہیں سکے ان نظموں میں ـــــ اگر میں رسمی شاعری سے آغاز کرتا، تو کوئی نہ کوئی محبوب مزعومہ ہوتا میرا بھی۔ لیکن کوشش میں نے یہی کی ہے کہ جو تجربات حاصل ہوتے ہیں انہی کو فن کی صورت میں پیش کروں۔ نرمی تجربے ڈالنے سے گریز کروں۔ اسی دوران میں کہیں اگر عورت کا ذکر کیا گیا ہے تو وہ کسان عورتوں کا، ان کی محنت مشقت کی زندگی کے حوالے سے۔

بعد میں وہ جذبہ جو گویا انسان کی جبلت میں ہوتا ہے، بیدار ہوا۔ تو غزل اور نظم میں بھی ایسی چیزیں لکھیں جن میں رومانیت تھی۔ عورت کا ذکر تھا۔ میں جب تک کسی تجربے سے نہیں گزرتا، اس کو فن کی صورت نہیں دیتا۔ اپنے تجربے کی حدود سے باہر نکل کر لکھنا چاہئے وہ تجربہ کتنا ہی محدود کیوں نہ ہو، اپنے ساتھ فریب کرنا ہے۔ میں اس خود فریبی میں کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ بعض چہروں کو دیکھ کر میرے اندر وہ احساس جاگا ہوگا جس نے محبت کی شاعری کی صورت اختیار کی۔ وہ کچی عمر تھی، کچے مشاہدات اور تجربات تھے۔ عمر کے ساتھ ان کی پختگی ہوتی رہی۔

میری رومانی شاعری میں دونوں صورتیں ہیں۔ ایک جمال کا وسیع تجربہ ہوتا ہے وہ تو موجود ہے ہی۔ لیکن کسی خاص فرد کے سلسلے میں بے انتہا وابستگی کا تجربہ بھی ہے۔ گو وہ زیادہ پختہ نہیں۔ میری شاعری کی حدت میری طبیعت سمجھ لیجئے۔ وہ شوخ و شنگ نہیں ہے ایک صفت ہے میری ہر تحریر کی ہر صورت میں۔ چاہے وہ افسانے میں ہو یا نظم میں، اور وہ ہے وفا ـــ بے وفائی کہیں نہیں ملے گی۔ اسی لئے میری شاعری اثبات کی شاعری ہے نفی کی نہیں اس میں فردیت ہے ـــــ حزن دملال ہے تنہائی بھی ہے۔ لیکن بے وفائی کا تذکرہ نہیں اس کیفیت سے میں گزرا ہی نہیں۔ انسان کا مقصد اور منتہا ہوتا ہے رومانی زندگی میں بھی۔ جب وہ مقصد حاصل نہ ہو سکے تو فردیت درد اور تنہائی تو ہوگی ہی۔ لیکن وہ شکایتیں کہ محبوب نے، کہ تم مجھے چھوڑ گئیں، تغافل کیا، بے رخی کی، جفا کی۔ یہ میری شاعری میں نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ مجھے ہمیشہ وفا ہی نصیب ہوتی ہے۔ ہر رشتے میں۔ عورت کو میں نے تین چار روپ میں دیکھا ہے جیسے ہیں ماں کا، پھر بہو کا، پھر بیٹی کا، پھر بیوی کا ـــ! میرا نقطۂ نظر یہ رہا ہے کہ یہ جو تصور ہے شاعر کا محبوب کے بارے میں اس میں شاعر کو توحید پرست ہونا چاہئے ایک واحد شخصیت جس کے ساتھ یہ قلبی اور روحانی وابستگی عمر بھر قائم رہے۔ اس کے علاوہ عورت ذات کو دوسرے تین روپ میں دیکھا ہے اس لحاظ سے میری نظر میں عورت محض حظِ لذت یا لطف اندوزی کی چیز نہیں ہے بلکہ میرے نزدیک عورت بحیثیت ایک تخلیق کار کے احترام اور تقدیس کی مستحق ہے۔ میں ان شاعروں میں سے نہیں ہوں جو کسی محفل میں اچھی سی شخصیت دیکھتے ہیں تو رات کو اس کے فراق میں نظم کہہ ڈالتے ہیں ـــ

ایسی خواتین موجود ہیں جنہوں نے مجھے بیٹا کہا اور میں نے ماں کی طرح ان کا احترام کیا۔ میری اپنی ماں کا انتقال چند برس پہلے ہوا۔ ان کی طرف سے نہایت بھرپور محبت نصیب ہوئی۔ پھر جو خواتین میرے قریب آئیں وہ بہنوں کے روپ میں آئیں۔ خدیجہ مستور، ہاجرہ مسرور، تسنیم سلیم وغیرہ۔ جب خدیجہ اور ہاجرہ سے میں ملا تب تو میری شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ جوانی کا زمانہ تھا۔ ان دونوں کی شادیاں میں نے خود کرائیں۔ اب اس عمر میں اگر کوئی بچی میرے بہت زیادہ قریب آجاتی ہے۔ اپنے اچھے مزاج، اچھے کردار یا اچھے شعر کے حوالے سے تو میرے نزدیک اس کا رشتہ بیٹی کا سا ہوتا ہے ـــ پروین شاکر مجھے عمو کہتی ہے۔ منصورہ ـــ بہ دونوں میرے لئے بیٹیوں کی طرح ہیں۔

ابھی میرا آخری مجموعہ "دوام" چھپا ہے۔ اس کا انتساب بیوی اور بچوں کے نام ہے۔ اور ان بچوں میں منصورہ اور پروین بھی شامل ہیں۔ اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ جس کو میں بیٹی، بہن یا ماں کہتا ہوں۔ وہ بھی کے رکھتا ہوں۔

میرے بعض معاصرین کے نزدیک عورت کے بارے میں میرا یہ طرزِ عمل حیران کن بھی ہے اور وہ اس کی تضحیک بھی کرتے ہیں۔ لیکن مجھے اپنے معیاروں پر اعتماد ہے۔ میں انسانی رشتوں کو عبادت کا درجہ دیتا ہوں۔ ممکن ہے کہ میرا یہ رویہ مشرقی گھرانے کی تربیت کی وجہ سے ہو۔ میں پانچویں میں تھا جب میں نے قرآن کی تفسیر پڑھی۔ یہ تھا میرا ماحول۔ پھر اس میں کچھ جبلت کی بھی کارفرمائی ہے۔

جہاں تک طوائف کا تعلق ہے تو اس کے ساتھ میرا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ اس رشتے میں عورت کا احترام اور تقدیس تو اپنی جگہ ہوتی ہے لیکن تخاطب کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ الزام تراشی اور بے وفائی نہیں ہوتی بس ایک سرشاری کی ایسی کیفیت ہے جیسے بہت کچھ کھو کے بھی بہت کچھ پا لیا ہو۔ میری ایک نظم ہے طوائف کے موضوع پر۔ یہ نظم "دشتِ وفا" میں شامل ہے اس میں میں نے تاریخی پس منظر میں دکھایا ہے کہ عورت طوائف کیسی بنی؟ ـــ پھر عہد میں وہ بھی نہ کسی طرح اپنے مقام سے گرتی رہی اور آج طوائف ہے۔ اس میں ذمہ داری میں نے مردوں پر ڈالی یا مروجہ نظام پر۔

میری شاعری میں عورت کا وجود بڑا ٹھوس ہے۔ غیر ٹھوس اس لئے لگتا ہے کہ لوگ جس محبوبہ کے بارے میں صدیوں سے سنتے رہے ہیں اس سے میری شاعری کی محبوبہ کافی مختلف ہے۔ وہ ایک جیتے جاگتے وجود کی مالک ہے لیکن اس سے اس قسم کی حرکات سرزد نہیں ہوتیں جو ہماری روایت بن چکی ہیں ـــ ماضی میں بھی وہی کہتا ہوں جو باقی عشقیہ شاعری میں ہیں۔ بس کہنے کا انداز شریفانہ ہے۔ جذبے کا اظہار اہمیت رکھتا ہے بجائے اس کے کہ جنسی تجربے کی یا جسم کی تفصیلات میں چلے جائیں۔ میں نے سراپے کا ذکر کیا ہے لیکن ہوس کے حوالے سے نہیں بلکہ تخلیقِ حسن کے حوالے سے۔

میرے ہاں یہ ذکر اس طرح ہے جیسے کسی ذہین کا شہکار نمونہ ہو۔ تخلیق کا شاہکار سمجھ کے جسم کی بات کرتا ہوں: اس لئے لوگوں نے مجھ پہ شرافت کی مہر لگا دی ہے۔ میں یہ زیادتی محسوس کرتا ہوں۔ محض شریف ہونا کوئی بری بات تو نہیں۔ لیکن بے حس یا پتھر ہونا مجھے ناپسند ہے۔ میری حسیں بیدار ہیں۔ یہ بات دو چار سال پہلے فہمیدہ ریاض نے کہی تھی کہ "احمد ندیم قاسمی تو بھلے مانس ہیں اور بھلا مانس اچھی شاعری نہیں کر سکتا۔"

گو فہمیدہ کہتی ہے کہ اس نے یہ بات اس طرح نہیں کہی، بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اچھی شاعری کرنے کے لئے اوباش یا بدمعاش ہونا بھی ضروری نہیں ہوتا۔ میری شرافت میری شاعری میں رکاوٹ نہیں بنتی۔

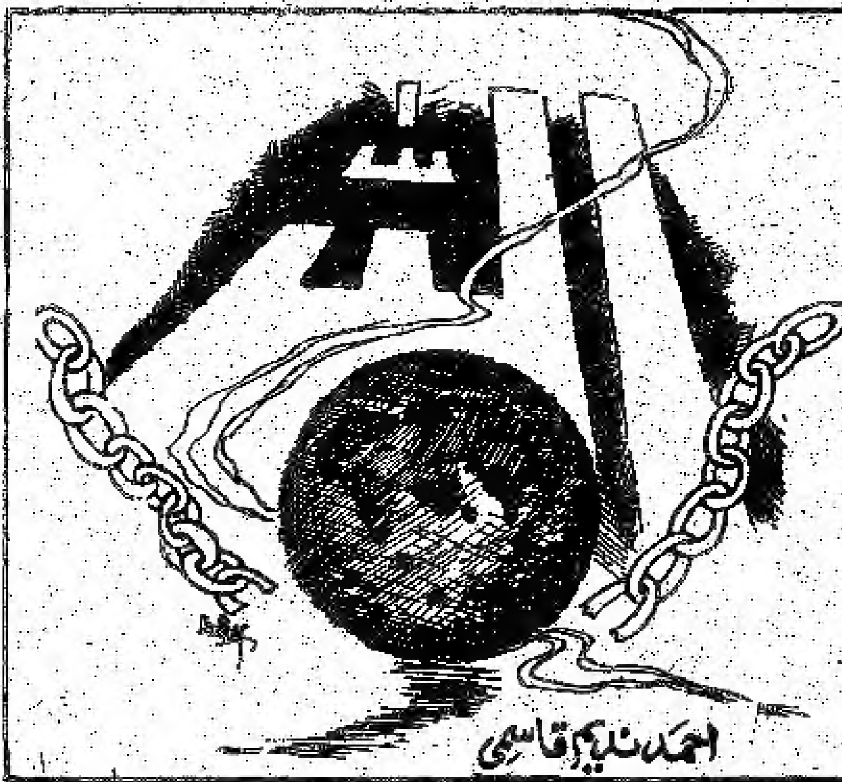
ایک طویل فہرست ہے میری زندگی میں آنے والی خواتین کی۔ میری ادبی زندگی کوئی اڑتالیس پچاس برس پر محیط ہے۔ اس میں زیادہ تر عرصہ ادبی پرچوں کی ادارت میں گزرا۔

پاکستان اور ہندوستان کی جتنی بھی معروف لکھنے والیاں تھیں ان سے میرے رابطے رہے۔ سب سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ اور سب کا احترام کرتا ہوں۔ ان میں کسی خاص عورت کی تخصیص نہیں کر سکتا۔ کہ وہ زیادہ اہم تھی۔ یا کس کی جو تکلیف ہو جائے گی۔ محبت کے جذبے نے مجھے توڑ پھوڑ کی بجائے تعمیر کی طرف راغب کیا۔ میرے کردار پر محبت کے مثبت اثرات پڑے۔ لیکن وقفے ضرور آئے جب میرا ذہن تشکیک کا شکار ہوگیا۔ لاحیت (ANARCHY) کی کیفیت رہی لیکن اس پر جلد ہی قابو پا لیا۔ اب تک اس کے بعد دوبارہ یہ کیفیت طاری نہیں ہوئی۔

میرے جو موضوعات ہیں ان میں نمایاں ترین موضوع انسان ہے۔ پھر انسان کا حسن و جمال ہے۔ تو لطیف جذبے ہیں۔ عورت کا میرا حاصل یہی ہے۔ "میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا" والی غزل کا ایک شعر ہے

تیرا در چھوڑ کے میں اور کدھر جاؤں گا
گھر میں گھر جاؤں گا صحرا میں بکھر جاؤں گا

دیکھئے، عورت آگئی۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ میرے ہاں عورت (DOMINANT) نہیں ہے بس رواں دواں ہے۔ شعروں میں غیر محسوس طریقے پر۔ انسان ہے تو یہی میرا موضوع ہے۔ لیکن انسان وہ جو بے حس نہ ہو۔ جو عشق کر سکے۔ حسن و جمال سے متاثر ہو سکے۔ میں چاہتا ہوں ہمارے معاشرے کی قدامت پرستانہ قدریں بدلیں یہ سارا نظام بدل جائے ہر انسان اس طرح کی زندگی بسر کر سکے کہ اسے زندگی سے پچھتاوا محسوس نہ ہو کہ کیوں زندہ رہا۔ اس حوالے سے عورت میرے لئے برابر کی ساتھی ہے۔ ہم قدم ہم سفر ہے۔ رفیق ہے میرے ہاں عورت کو کمزور سمجھنے یا پچھلی صف میں رکھنے کا تصور ہی نہیں ـــ عورت کے اتنے ہی حقوق ہیں جتنے مرد کے۔ جب تک ہم عورت کو برابری اور مساوات کا درجہ نہیں دیں گے۔ یہ نظاموں کی تبدیلی اور انقلاب محض ہوائی چیز رہے گی۔



قطرہ مانگے جو کوئی تو اسے دریا دے دے
مجھ کو کچھ اور نہ دے اپنی تمنا دے دے

میں تو تجھ سے فقط اک نقشِ کفِ پا چاہوں
تو جو چاہے تو مجھے جنتِ ماویٰ دے دے

وہ جو آسودگی چاہیں، انھیں آسودہ کر
بے قراری کی لطافت مجھے تنہا دے دے

میں اس اعزاز کے لائق تو نہیں ہوں لیکن
مجھ کو ہمسائیگیِ گنبدِ خضرا دے دے

یوں تو جب چاہوں، میں تیرا رخِ زیبا دیکھوں
عرض یہ ہے کہ مجھے اذنِ تماشا دے دے

وہ بھی دیکھیں پسِ ہر حرف تری جلوہ گری
سب کو تو میری طرح دیدۂ بینا دے دے

غم تو اس دور کی تقدیر میں لکھے ہیں مگر
مجھ کو ہر غم سے نمٹ لینے کا یارا دے دے

تب سمیٹوں میں ترے ابرِ کرم کے موتی
میرے دامن کو جو وسعتِ صحرا دے دے

تیری رحمت کا یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے
قدم اٹھیں تو زمانہ مجھے رستا دے دے

جب بھی تھک جائے محبت کی مسافت میں ندیم
تب ترا حسن بڑھے اور سنبھالا دے دے

غزل

احمد ندیم قاسمی

وہی نقش رُوبرو ہے، وہی عکس چار سُو ہے
مجھے تیری آرزو تھی، مجھے تیری آرزو ہے

مرا ربط ہے جو تجھ سے، وہ ہے ربط گردشوں کا
پسِ ہر غروب میں ہوں، پسِ ہر طلوع تُو ہے

یہ عجیب عصرِ نو ہے، وہی حق پہ قدغنیں ہیں
وہی زہر ہے زباں پر، وہی طوق در گلو ہے

تو بلا تو یہ ہوس ہے، پسِ خد و خال دیکھوں
وہ جو کھو گئے جستجو تھی، وہی پا کے جستجو ہے

میں ندیم وہ نہیں ہوں جو دکھائی دے رہا ہوں
مرا فن مرا بدن ہے، مرا غم مرا لہو ہے

یکم جولائی کینیڈا کی پیدائش کا دن ہے۔
آیئے ہم اس پر اپنا سب کچھ نثار کریں!

اے اہلِ کینیڈا!
یہ ہمارا قومی دن ہے۔
یہ موقعہ ہے کہ ہم سب
ساتھ مل کر یوم کینیڈا
کو ایک یادگار دن بنائیں۔
اس لیئے آیئے ہم اس پر
اپنا سب کچھ نثار کریں!



آیئے ایک خواہش کو حقیقت سے بدل دیں!

ہم تمام ۲۴,۰۰۰,۰۰۰ لوگ
نیوفاؤنڈلینڈ سے برٹش کولمبیا
اور سارے شمالی علاقوں میں رہنے
والے ـ آیئے ہم یوم کینیڈا کو
آپ کے طریقے پر اپنا دن منائیں۔

اب بھی موقعہ ہے کہ آپ کسی دعوت کا
اہتمام کریں۔
اپنے افرادِ خاندان، احباب اور محلہ والوں
کے ساتھ مل کر پروگرام بنائیں۔
ایک ایسی پکنک کریں جو سب سے منفرد ہو۔
کیک بنائیں اور ساری ۱۲۱ شمعوں پر
پھونک ماریں۔

CANADA'S BIRTHDAY, JULY 1st
Council for Canadian Unity
Citizens Committee
of the National Capital Region
Canadian Folk Arts Council

1er JUILLET, LA FÊTE DU CANADA
Conseil pour l'unité canadienne
Comité des citoyens,
région de la capitale nationale
Conseil canadien des arts populaires



مختصر مختصر اشتہارات

ضرورتِ رشتہ

باعزت راسخ سید خاندان کی ۲۳ سالہ
خوبصورت، تہذیب یافتہ، کینیڈا کی
گریجویٹ لڑکی کے لیے مسلمان ڈاکٹر،
انجینیئر، وکیل یا اپنے پیشہ میں کامیاب
لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ خواہشمند
اپنے کوائف اور تصویر پتہ ذیل پر ارسال
کریں۔

M. c/o al-Hilal

•

ایک ۳۷ سالہ امریکن شہری، آمدنی
تیس ہزار ڈالر سالانہ کے لیے ۲۵ تا
۳۰ سالہ مسلمان، تعلیم یافتہ اور
قبول صورت دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے۔
پہلے ہی خط میں تصویر اور جملہ تفصیلات
سے آگاہ فرمائیں۔

AHMED c/o al-Hilal

•

پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر

ٹورانٹو اور اس کے قرب و جوار میں رہنے
والے پاکستانیوں کو اطلاع دی جاتی
ہے کہ پاکستانی سفارت خانے کا عارضی
دفتر ٹورانٹو کی رائل یارک ہوٹل
واقع ۱۰۰ فرنٹ اسٹریٹ ویسٹ
پر ۳ جولائی سے ۵ جولائی تک
تینوں دن کے لیے کھلا رہے گا۔ فون نمبر
یہ ہے: (416)368-2511
درمیان میں کھانے کا وقفہ ماہ رمضان
کی وجہ سے نہیں ہوگا اور دفتر کے
اوقات صبح ۹ بجے تا شام ۵ بجے ہونگے۔

(مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر
ہے جس کی پیشگی ادائی ضروری ہے)

باعزت طور پر دعوت دی گئی تو پاکستان دولتِ مشترکہ میں دوبارہ شمولیت پر غور کریگا

طیارہ کے اغواء کے بعد ملک دشمن عناصر کی سازشیں بے نقاب ہو گئی ہیں

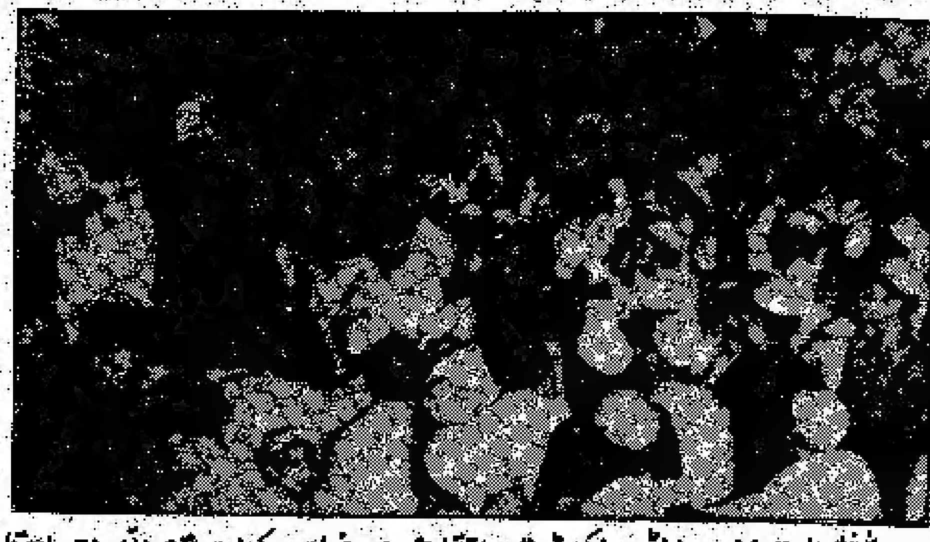
لندن میں پاکستانیوں سے وزیر محنت غلام دستگیر خاں کا خطاب



لندن ـــــ نمائندہ جنگ، محنت افرادی قوت اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے وفاقی وزیر مسٹر غلام دستگیر خان نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کو برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں میں گہری دلچسپی ہے اور اس نے ان کی فلاح و بہبود کیلئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔

قابل اعتراض پمفلٹ تقسیم کرنے پر سزا

کراچی ـــــ (نمائندہ جنگ) سرسری سماعت کی فوجی عدالت نے قابل اعتراض پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں ۵ افراد محمد سلیم، منصور، کریم بخش، عبداللطیف اور امان اللہ کو مارشل لا کے ضابطہ ۳۳ اور ۱۸ کے تحت نو نو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

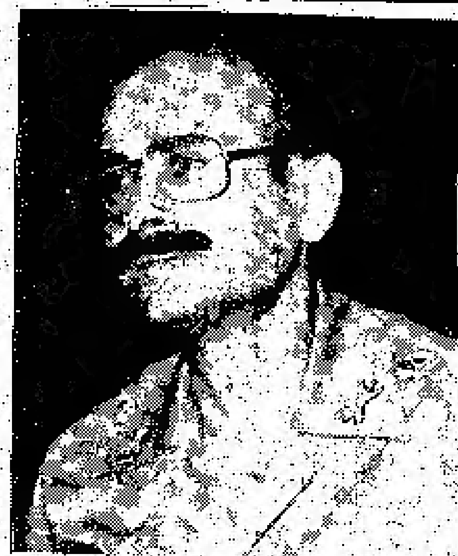


آیت اللہ خلخالی میمن مسجد بولٹن مارکیٹ میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں (تصویر جسارت)

اسلام میں شیعہ سنی کی کوئی تفریق نہیں، ہم سب بھائی ہیں۔ خلخالی

تفرقے کے سبب ملت اسلامیہ بہت کچھ کھو چکی ہے، وقت آگیا ہے کہ مسلمان متحد ہو کر صرف اسلام کا پرچم بلند کریں

سامراجی ملکوں کی ریشہ دوانیوں سے ہوشیار ہو جائے۔ میمن مسجد بولٹن مارکیٹ میں اجتماع سے خطاب



جنرل ولی اللہ فلاحی جنہیں آیت اللہ خمینی نے صدر بنی صدر کی جگہ مسلح افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔

بہار شریف میں شیطانی رقص

مسلمانوں کی لاشوں سے بھرا ہوا ٹرک دکھایا گیا تو اندرا گاندھی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

آنکھوں دیکھا حال

ہسپتال میں بہت سے لوگوں نے بتایا کہ اندرا گاندھی کے دورے سے قبل کئی لاشیں غائب کر دی گئیں۔ لاشیں غائب کرنے میں مقامی حکام اور پولیس بھی شریک تھی۔ [illegible]

[illegible]

آریہ سماج کیمپ

[illegible]

> نو سالہ بچہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ایسی خوف میں ڈوبی ہوئی کہانی سنا رہا تھا جس کا داغ بہار کی پیشانی سے صدیوں نہیں مٹایا جاسکتا

[illegible]

اندرا کو گمراہ کرنے کی کوشش

[illegible]



بہار شریف

"جن کے اپنے بچھڑ گئے" سہارا چاہیئے

بہار شریف اور نالندہ ضلع کے فسادات کے دوران یتیم ہو جانے والے بچے اور بچیوں اور بیوہ عورتوں کی فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے۔ اب تک کی رپورٹ کے مطابق بیوگان کی تعداد ۲۴ اور یتامیٰ کی تعداد ۴۰ ہے۔ یتامیٰ اور بیوگان کا مسئلہ عارضی ریلیف کا نہیں بلکہ مستقل ریلیف کا ہے۔ ایسے یتامیٰ اور بیوگان جن کا اب دنیا میں کوئی سہارا نہیں رہ گیا ہے انہیں مستقل طور سے کسی خیل کے ساتھ ACCOMODATE کرنے کی ضرورت ہے یا کم از کم ان کی تعلیم، کفالت اور شادی بیاہ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ریلیف کے طویل المیعاد منصوبہ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے اس کے لئے کثیر رقم چاہیئے اس میں تمام اہل اصحاب خیر کا تعاون ناگزیر ہے۔ لہذا تمام اصحاب خیر سے ہماری درخواست اور اپیل ہے کہ یتامیٰ اور بیوگان کے مسئلہ کے مستقل اور اطمینان بخش حل کے لئے اپنا بھرپور تعاون پیش فرمائیں۔ جو اصحاب خیر ان بے سہارا افراد کو اپنے یہاں ACCOMODATE کرنا چاہتے ہوں وہ تفصیلات سے ذیل کے پتے پر مطلع فرمائیں۔

ضیاء الہدیٰ
امیر جماعت اسلامی ہند حلقہ بہار، سلطان گنج، پٹنہ ٦ ۔ ٨٠٠٠٠٦

فہرست بیوگان

ان خواتین کے نام اور پتے جن کے شوہر فساد میں ہلاک کر دیئے گئے

	نام بیوگان	عمر	زوجیت	پتہ
۱۔	سکینہ خاتون	۶۰ سال	بلاقی میاں مرحوم	موضع پرانت بگہا ۔ ضلع نالندہ
۲۔	سکینہ خاتون	۳۰ 〃	مولوی تبارک حسین 〃	موضع چرسو عرف بسٹ چرسو تھانہ گریک
۳۔	حسینہ خاتون	۳۵ 〃	صدیق میاں 〃	اولیں پور تھانہ چنڈی ۔ نالندہ
۴۔	حسنہ خاتون	۲۴ 〃	محمد اسرائیل 〃	محلہ مراد پور، بہار شریف
۵۔	زیب النساء	۴۰ 〃	عبدالقیوم 〃	محلہ کمہر سرائے ۔ بہار شریف
۶۔	زوجہ نسیم اختر	۳۲ 〃	نسیم اختر 〃	موضع اکروس تھانہ راجگیر، نالندہ
۷۔	سلیق النساء	۳۵ 〃	علی حسن 〃	موضع محمود تھانہ اسلام پور، نالندہ
۸۔	راشدہ خاتون	۴۰ 〃	سید قمر الحسن 〃	محلہ بارہ دری بہار شریف
۹۔	اکبری خاتون	۱۸ 〃	علی احمد 〃	محلہ علی نگر بہار شریف
۱۰۔	ساجدہ خاتون	۲۸ 〃	محمد رفیق 〃	محلہ کٹرا پر، بہار شریف
۱۱۔	رابعہ خاتون	۳۰ 〃	محمد حبیب 〃	〃 〃
۱۲۔	انجم عزت انجم	۲۰ 〃	〃	〃
۱۳۔	رشیدہ خاتون	۱۸ 〃	منتھی 〃	پرانی کچہری کٹرا پر بہار شریف
۱۴۔	شیر بانو	۲۲ 〃	انصار 〃	سوہ سرائے بہار شریف
۱۵۔	حریفہ خاتون	۵۰ 〃	غلام رسول 〃	بھوہ ٹولہ بہار شریف
۱۶۔	نسیمہ خاتون	۵۰ 〃	شہید حسین 〃	موضع چھپکی گوریا تھانہ رہوئی
۱۷۔	طاہرہ خاتون	۳۵ 〃	الیاس 〃	موضع منگی تھانہ رہوئی
۱۸۔	حسینہ خاتون	۳۵ 〃	〃	〃
۱۹۔	شمیمہ خاتون	۲۰ 〃	چھکو میاں 〃	رمضان پور تھانہ بہرگاؤں، نالندہ
۲۰۔	سلمٰی خاتون	۲۳ 〃	منشر 〃	〃 〃 〃
۲۱۔	رکیبہ خاتون	۲۸ 〃	احمد شاہ 〃	〃 〃 〃
۲۲۔	مریم خاتون	۲۵ 〃	کبیر خان 〃	موضع گلنی تھانہ دیپ نگر، نالندہ
۲۳۔	نورجہاں خاتون	۳۳ 〃	جمال الدین خان 〃	〃 〃 〃
۲۴۔	نورجہاں بانو	۳۲ 〃	شہاب الدین خان 〃	〃 〃 〃
۲۵۔	عاصمہ خاتون	۲۰ 〃	سمیع احمد خان 〃	〃 〃 〃

فہرست یتامیٰ

فسادات کے دوران یتیم ہونے والے بچوں اور بچیوں کے نام

نام	عمر	ولدیت	پتہ
محمد غلام	۱۶ سال	عبدالرزاق مرحوم	پرانت بازار
جہاں آرا خاتون عرف جہاں	۱۹ 〃	محمد حنیف مرحوم	موضع چرسو، تھانہ گریک
سعیدہ خاتون	۱۴ 〃	محمد سلیمان 〃	موضع بکرا، تھانہ گریک
حلیم الدین	۱۶ 〃	حنیف میاں 〃	اولیں پور تھانہ چنڈی
شمیم	۱۰ 〃	〃 〃	〃 〃
شکیل	۵ 〃	〃 〃	〃 〃
عقیل	۴ 〃	〃 〃	〃 〃
صغیرہ خاتون	۱۳ 〃	〃 〃	〃 〃
ام النساء	۷ 〃	〃 〃	〃 〃
حمید	۱۱ 〃	حسینی میاں 〃	محلہ گگن دیوان بہار شریف
کلو	۹ 〃	〃 〃	〃 〃
بے بی	۵ 〃	〃 〃	〃 〃
اسرافیل	۲ 〃	محمد اسرائیل 〃	محلہ مراد پور 〃
بے بی	۵ 〃	محمد اسرائیل 〃	〃 〃
صابر الدین	۱۰ 〃	عبدالقیوم 〃	محلہ کمہر سرائے 〃
شہناز بانو	۱۸ 〃	〃 〃	〃 〃
روشن آرا	۱۴ 〃	〃 〃	〃 〃
سکینہ خاتون	۱۶ 〃	شیخ محمد 〃	موضع کیٹھ تھانہ سلاؤ نالندہ
صابرہ	۹ 〃	〃 〃	〃 〃
عبدالرزاق	۱۵ 〃	محمد رفیق 〃	محلہ کٹرا پر، بہار شریف
آفتاب	۹ 〃	〃 〃	〃 〃
نایاب	۲ 〃	〃 〃	〃 〃
رابعہ خاتون	۱۳ 〃	〃 〃	〃 〃
روشن	۸ 〃	〃 〃	〃 〃
محبوب عالم	۹ 〃	محمد حبیب 〃	〃 〃
سعیدہ خاتون	۴ 〃	〃 〃	〃 〃
انوار	۷ 〃	انصار 〃	سوہ ڈیہہ سوہ سرائے بہار شریف
رخسانہ	۱½ 〃	〃 〃	〃 〃
شمیم	۱۰ 〃	محمد عمر 〃	موضع چھپکی گوریا تھانہ رہوئی
دلدار	۸ 〃	〃 〃	〃 〃
شہاب	۶ 〃	〃 〃	〃 〃
شاہجہاں خاتون	۱۵ 〃	الیاس خان 〃	موضع منگی تھانہ رہوئی
خورشیدہ خاتون	۹ 〃	〃 〃	〃 〃
ارشاد	۷ 〃	〃 〃	〃 〃
شمشاد	۱½ 〃	〃 〃	〃 〃
راشدہ خاتون	۹ 〃	〃 〃	〃 〃
تمنا	۶ 〃	〃 〃	〃 〃
صدر الدین	۱۰ 〃	شہاب خان 〃	〃 〃
بدر الدین	۸ 〃	〃 〃	〃 〃
جمیل	۳ 〃	〃 〃	〃 〃
پروین	۱½ 〃	〃 〃	〃 〃
شہناز بانو	۱۵ 〃	جمال خان 〃	موضع گلنی تھانہ دیپ نگر نالندہ
نزہت بانو	۱۲ 〃	〃 〃	〃 〃
فاطمہ	۱۰ 〃	〃 〃	〃 〃
قیصر نیازی عرف بچہ	۹ 〃	〃 〃	〃 〃
شبانہ اعظم	۳ 〃	〃 〃	〃 〃
شاہین پروین	۳ 〃	شہاب خان 〃	〃 〃
چاند خان	۸ 〃	سمیع احمد خان 〃	〃 〃

منتخب افسانہ

رام لعل

راستے میں



ڈیئر نوشی بہنی

خوش رہو، امید ہے تم اپنی یونیورسٹی میں واپس پہنچ گئی ہوگی اور میرا یہ خط بھی تمہیں مل گیا ہوگا۔ جو میں نے حیدرآباد کو آسام میل سے پوسٹ کیا تھا۔ کیا تم مجھے خدا لتفصیل سے تحریر کرو گی کہ جس طرح میں نے اپنی تعلیم ختم ہونے پر تمہیں کہا تھا؟ پہلے سبھی تفصیل میں تمہیں اب کون کون ملا؟ دیپا اگروال، مجھو شاہ جی، پشپا جعلی سا ہوا تھا — وہ شاعر منظور نے مظفر پانڈے اور تمہارے گروپ میں کون کون؟ ناصر چلا گیا؟ سنیل چٹرجی کے پیچھے پیچھے آغا حمید بھی تو جانے والا تھا۔ پہلے تو اس کو خیال تھا کہ وہ پبلکسی میں چلا جائے گا۔ تمہارے ریسرچ پراجیکٹ میں اور کون کون لوگ ہیں؟ تم نے مجھے کئی ایک سے ملایا تھا اگرچہ اب سب کی شکلیں بھی مجھے یاد نہیں رہیں لیکن وہ سب مواقع اور اتفاقات میری یادداشت میں موجود ہیں جب کسی نہ کسی دلچسپ شخصیت سے اچانک ملاقات ہو جاتی تھی۔

وہ واقعہ تو میں کبھی نہیں بھول سکوں گا جب سنتر خان سے تم نے مجھے ٹیگور بھون میں ملایا...

[illegible]

اپنے ملال پر قابو پا لیا تھا۔ لیکن جب میں وہاں سے روانہ ہونے لگا تو تم پھر اداس ہو گئیں۔ تم نے صاف مان لی تھی کہ تم میری خواہشات کا ساتھ کیوں نہ دے سکی تھیں۔ اور مجھ سے یہ وعدہ بھی لے لیا تھا کہ تم سے پھر بھی ملتا رہوں گا۔ تم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے اپنی شادی کا دعوت نامہ ضرور بھیجو گی۔ تم نے اسی وقت یہ فیصلہ کیا تھا کہ اب جلدی سے شادی کر لو گی۔ اگرچہ تمہارے سامنے کوئی پروپوزل ہرگز نہیں تھی۔ تم نے صرف یہ کہا تھا کہ اب ماں باپ کے کسی فیصلے کے خلاف بھی کسی مزاحمت نہیں کرو گی۔ جب کہ ابھی تمہاری ریسرچ کا کام باقی تھا۔ یو جی سی سے تمہارا اسکالر شپ بھی منظور ہو چکا تھا۔

میرا واپسی کا سفر بہت خاموشی میں کٹا تھا۔ کچھ دور تک میرے کمپارٹمنٹ میں شمالی ہند کے ایک گورے چٹے اور عظیم باتونی تاجر کے علاوہ دو تاجر لڑکیوں نے بھی سفر کیا تھا۔ شاید وہ دونوں بہنیں تھیں۔ اور بہت ہی خوبصورت تھیں۔ سلم اور شیلی۔ اگرچہ دونوں کی ناکیں چھوٹی اور چپٹی تھیں۔ اور آنکھوں کے ابرو غائب تھے...

[illegible]

fortnightly
al-Hilal
VOL.10, NO.7
June 20, 1981
50 ¢
Phone: 424-1989, 493-4374.
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

پاکستان اور بھارت کے درمیان سفر آسان بنایا جائیگا۔ شہریوں کی ملاقات کو بڑھایا جائیگا

دونوں وزرائے خارجہ کے مذاکرات میں علاقے کی صورت حال پر تبادلہ خیال



اسلام آباد ——

[illegible]

سمندر پار مقیم پاکستانیوں کے لئے فیصل ٹاؤن لاہور میں ساڑھے تین سو بنگلوں کا منصوبہ

اوورسیز فاؤنڈیشن کے تحت تین اور رہائشی منصوبے زیر تکمیل ہیں

ظاہر شاہ کو افغانستان پر مسلط کرنا چاہتا ہے

لندن ——

[illegible]

برطانوی تارکین وطن کو شہریت کے لحاظ سے تین درجوں میں تقسیم کر دیا گیا

[illegible]

کالعدم مسلم لیگ کو متحد کرنے کیلئے ملک گیر کنونشن منعقد کرنے کی تجویز

موجودہ تینوں دھڑوں کے سربراہ اتحاد میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، کارکنوں کا تاثر

کراچی ——

[illegible]

چالیس سرکردہ شخصیتوں کو قتل کرنیوالے مسلمان کو گولی مار دینگی

لندن ——

[illegible]

نیشنل سیونگز میں لاکھوں روپے کا فراڈ

کراچی ——

[illegible]